١
پامال جب کہ ہو گیا لاشہ حسینؑ کا
ماتم تھا خیمہ گاہ میں برپا حسینؑ کا
روندا ستمگروں نے سراپا حسینؑ کا
بیبیوں میں غل تھا چار طرف وا حسینؑ کا
سب صورتیں تباہی کی آنکھوں میں پھر گئیں
سیدانیاں غضب کی مصیبت میں گھر گئیں

٢
تب لشکرِ ستم سے مخاطب ہوا عمر
سب ہے معاف تم کو شہِ دیں کا مال و زر
سیدانیوں کو لوٹ کے اب کھولیو کمر
حکمِ یزید کا بھی رہے دھیان سر بسر
ظلم و جفا سے منہ کو نہ تم اپنے موڑیو
چادر کسی غریب کے سر پر نہ چھوڑیو

٣
بڑھ کر کیا عجم کے رسالے نے تب کلام
سب جانتے ہیں اس کو وہ ہے زوجۂ امام
شہزادی ہے جو بانوئے سلطانِ نیک نام
ہرگز قدم بڑھائے نہ اس سمت فوجِ شام
ہونے نہ دیں گے ننگے سر اس کو محال ہے
چادر جو اس کی چھینے کوئی کیا مجال ہے

٤
سن کر یہ بات تب پسرِ سعدِ بے حیا
وہاں اک لعیں قبیلۂ سندی سے تھا کھڑا
بولا نہ لیجیو بانوئے شبیرؑ کی ردا
غصہ میں آ کے یہ پسرِ سعد سے کہا
کیا جا کے منہ دکھاؤ گے شاہِ مدینہ کو
دیکھو نہ لوٹے کوئی ربابؑ و سکینہؑ کو

٥
بولا شریرِ غرور سے ہلا کر وہ بے حیا
قبضہ پہ ہاتھ رکھ کے یہ تب شمر نے کہا
مجھ کو قبول تری سفارش ہے غم نہ کھا
خاطر سے تیری میں نے کیا شہ کا سر جدا
صدمہ دیا یہ آہ شہِ مشرقین کو
آگے بہن کے ذبح کیا ہے حسینؑ کو

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۶
لیکن تجھے خیال نہیں اس کا زینہار
مارا اُسے کہ تھا وہ نہایت قصوروار
رشتہ میں میرا کون تھا عباسؑ نامدار
لٹنا یہ اس کی زوجہ کا ہے مجکو ناگوار
غیرت ہے کیا نہیں مجھے کھویا جو دین کو
کس طرح منھ دکھاؤں گا ام البنینؑ کو

۷
شمرِ لعیں نے جب یہ عمر سے کیا بیاں
پھر حبشیوں نے آکے کہا اس سے ناگہاں
بولا نہ کوئی لوٹے گا اس بی بی کو یہاں
فضہؑ جو ہے کنیز شہنشاہ دو جہاں
ہم قوم وہ ہماری بصد عز و شان ہے
لوٹے کوئی اسے یہ بھلا کس میں جان ہے

۸
القصہؑ جب عمر سے سفارش ہر اک نے کی
پر ہائے اے فلک نئی گردش یہ تو نے کی
باز آیا ان کی لوٹ سے وہ اظلم شقی
زینبؑ کی کی کسی نے سفارش نہ اس گھڑی
موجود اہلِ کیں تھے ستانے کے واسطے
نکلا مگر نہ کوئی بچانے کے واسطے

۹
ہے ہے کسی نے بھی نہ وہاں آن کر کہا
نانا نبیؐ ہے اس کا پدر شیرِ کبریا
لوٹو نہ اس کو ہے یہ دل و جانِ فاطمہؑ
سر ننگے اس کو دیکھ کے خورشید چھپ گیا
افسوس ہے یہی وہ فلک کی ستائی ہے
مادر کو جس کی چادرِ تطہیر آئی ہے

۱۰
القصہؑ لوٹنے کو چلی وہ سپاہِ شر
آیا قریب بنتِ علیؑ شمرِ خیرہ سر
لٹنے لگی حسینؑ کی سرکار الحذر
چاہا کہ لے ردائے مبارک وہ بدگہر
فرمایا کیوں ستاتا ہے زہراؑ کی جائی کو
دوں گی میں اس ردا کا کفن اپنے بھائی کو

Presented by www.ziaraat.com

۱۱
اے شمر تجھکو خالقِ اکبر کا واسطہ
اے شمر تجھکو حضرت شبّر کا واسطہ
اے شمر تجھکو حیدرؑ صفدر کا واسطہ
میری ردا نہ لے تو پیمبرؐ کا واسطہ

بلوہ میں اپنے سر کو یہ مضطر چھپا لے گی
کہنہ رُدا ہے یہ ترے کس کام آئے گی

۱۲
مانا کسی طرح نہ جب بانیٔ جفا
ہو کر زمیں کی سمت مخاطب دی صدا
بنتِ ابوترابؑ کو پس غیظ آ گیا
اس بے حیا کو دست درازی کی دے سزا

لایا ہے اس کو قہرِ خدا یہاں پہ گھیر کر
قارون کی طرح اس کو نگل لے نہ دیر کر

۱۳
اب یوں بیان کرتا ہے راویٔ معتبر
اک زلزلہ ہوا کہ ہلے بام و دشت و در
زینبؑ نے جب یہ حکم دیا بادیدۂ چشم تر
اک بار شق ہوئی وہ زمیں کانپ کانپ کر

اس وقت شور غرب سے تا شرق ہو گیا
شمرِ لعین تا بہ کمر غرق ہو گیا

۱۴
نزدیک تھا کہ غرق ہو بالکل وہ بے حیا
زینبؑ خدا کے واسطے یہ کر رہی ہو کیا
ناگہ حسینؑ نے زینبؑ کو دی صدا
تم صابرہ کی بیٹی ہو غصہ نہیں روا

بے چادری سے گو تمہیں ذلّت تو ہوئے گی
پر اس سے پردہ پوشی اُمت تو ہوئے گی

۱۵
بے چادری سے دل میں نہ شرمانا مطلقا
دُرّے بھی تازیانے بھی ماریں گے اشقیا
تم کو تو شام تک ابھی جانا ہے بے ردا
لیکن جو بات بات پہ یوں غصہ آ گیا

اُمت نہ پھر بچے گی سے شہ مشرقین کی
کیوں رائیگاں یہ کرتی ہو محنت حسینؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۶
ڈلا یہ شمر شانِ رحیمی دکھائیے
مجکو زمیں کے ہاتھ سے بی بی بچائیے
مرتا ہوں اس عذاب سے جلدی چھڑائیے
مجرم ہوں جرم سے مرے اب ہاتھ اٹھائیے
فاسق کی التجا کو نہ زنہار رد کرو
صدقہ حسینؑ بھائی کا میری مدد کرو

۱۷
آلِ نبی کے رحم پہ سو جان میں نثار
فرمایا بوترابؑ کی دختر نے ایک بار
سن کر یہ استغاثہ شمرِ ستم شعار
ہاں اے زمیں اگل دے اسے بہر کردگار
ہے غیر حال بادشہؑ کربلائی کا
اس کو سزا دوں حکم نہیں میرے بھائی کا

۱۸
فرمایا کہ یہ زمیں سے ہوئی دور وہ حزیں
رونے کی اب جگہ ہے کریں غور مومنیں
بخشی رہائی شمرِ ستم گار کو وہیں
احسان بھولا زینبؑ بیکس کا وہ لعیں

مرثیہ نمبر ۱۷

کیونکر نہ نکلے آہ دلِ دردناک سے
چھینی اسی لعیں نے ردا فرقِ پاک سے

۱
حضرت کو ہوا ماہِ محرم جو سفر میں
نانی سے کہا مرتی ہوں دوری پدر میں
اک داغ پڑا اور بھی صغراؑ کے جگر میں
عاشور کی بجلی عید نہ ہوگی مرے گھر میں
کیا جانتی تھی ایسے بچھڑ جائیں گے بابا
وہ دن بھی کبھی ہوگا کہ پھر آئیں گے بابا

۲
کیوں نانی رجب تھا کہ سدھارے تھے سفر کو
حج کرکے پھرے اہلِ وطن خیر سے گھر کو
پورے چھ مہینے ہوئے دوریٔ پدر کو
پر قبلہ و کعبہ گئے کعبہ سے کدھر کو
زہراؑ کا قمر سوئے مدینہ نہیں آیا
اس چاند کی رویت کا مہینہ نہیں آیا

Presented by www.ziaraat.com